255

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	۲۰ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۳۷ء	نمبر ۲۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے۔

حرم رابع سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی تک نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

میاں انور احمد و میاں اظہر احمد صاحبزادگان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بخار سے آرام ہے۔

کل مولوی محبوب عالم صاحب خالد بی اے مولوی فاضل لیکچرار جامعہ احمدیہ کی درخواست منظور فرما کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ اپنا ان کے ہاں افطار فرمایا۔ چند اور اصحاب بھی اس موقعہ پر مدعو تھے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہشت کی بنیادی اینٹ

ہم جس وقت اس ضروری سوال پر ہم غور کرتے ہیں۔ کہ کیونکر ہم نہایت خوشحالی سے اس پُرفتنہ دُنیا سے سفر کر سکتے ہیں تو ہماری روح جو سچے اور کامل آرام کو چاہتی ہے۔ ہمیں یہ جواب دیتی ہے۔ کہ ہماری کامل اور لازوال خوشحالی کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے اول یہ کہ اس فانی دُنیا کے فانی تعلقات میں ہم ایسے اسیر اور مقید نہ ہوں۔ کہ ان کا چھوڑنا ہمارے لئے عذاب الیم ہو۔ دوم یہ کہ ہم درحقیقت خدا تعالیٰ کو ان تمام چیزوں پر مقدم رکھ لیں۔ اور جس طرح ایک شخص بالارادہ سفر کر کے ایک شہر کو چھوڑتا۔ اور دوسرے شہر میں آجاتا ہے۔ اسی طرح ہم اپنے ارادہ سے دُنیا کی زندگی کو چھوڑ دیں۔ اور خدا کے لئے ہر ایک دکھ کو قبول کریں۔ اگر ہم ایسا کریں۔ تو اپنے ہاتھ سے اپنے لئے بہشت کی بنیادی اینٹ رکھیں گے۔ اسلام کیا چیز ہے؟ یہی کہ ہم اس سفلی زندگی کو کھو دیں۔ اور نابود کریں۔ اور ایک اور نئی پاک زندگی میں داخل ہوں۔ اور یہ ناممکن ہے۔ جب تک کہ ہمارے تمام قوے خدا کی راہ میں قربان نہ ہو جائیں۔ اسلام پر قدم مارنے سے نئی زندگی ملتی۔ اور وہ انوار اور برکات حاصل ہوتے ہیں۔ کہ اگر میں بیان کروں۔ تو مجھے شک ہے۔ کہ اجنبی لوگوں میں سے کوئی ان پر اعتبار بھی کرے گا۔ خدا ہے۔ اور اس کی ذات پر ایمان لانا۔ اور درحقیقت اسی کا ہو جانا یہی راہ ہے جس کا نام اسلام ہے لیکن اس راہ پر وہی قدم مارتا ہے جس کے دل پر اس زندہ خدا کا خوف ایک قوی اثر ڈالتا ہے۔ اکثر لوگ بے ہودہ طریقوں پر نجات کے خواہشمند رہتے ہیں لیکن اسلام وہی طریق نجات بتاتا ہے جو درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ازل سے مقرر ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ سچے اعتقاد اور پاک عملوں اور اس کی رضا میں محو ہونے سے اس کے قرب کے مکان کو تلاش کیا جائے۔ اور کوشش کی جائے۔ کہ اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل ہو کیونکہ [illegible] (۱۵۱۰۱۵)

ناہل بن رہے ہیں۔

انقلاب“ لکھا

لنڈن میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ

سیرت خیر البشر پر ریورنڈ سٹیفن ہاپکنسن کی تقریر

۳۱ نومبر کو احمدیہ دار التبلیغ لنڈن میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت مولانا درد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں سب سے پہلے ریورنڈ سٹیفن ہاپکنسن نے تقریر کی جو آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایم۔اے اور چرچ آف انگلینڈ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ دنیا میں قریباً ہل چل مچی ہوئی تھی۔ عرب میں خانہ جنگی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ گویا عرب قوم پر ایک وبال آرہا تھا جس کا اس سرزمین میں دب جانا ناممکن تھا۔ جگہ بہ جگہ بت پرستی۔ شجر پرستی۔ آتش پرستی زوروں پر تھی۔ جب ہم سیاسی نقطۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بانیٔ اسلام کی پیدائش کے بعد مشرق میں ایک نئی روح پیدا ہوگئی۔ وہ روح اور وہ جذبہ وہیں نہیں رکا۔ بلکہ سیریا سے مصر۔ شمالی افریقہ سے ہوتا ہوا جبل الطارق سے سپین پہونچا۔ اور وہاں سے جنوبی فرانس تک جا ٹکرایا۔ گویا یہ ایک ہلال تھا جسکا ایک کنگرا جنوبی فرانس تھا۔ اور دوسرا سیریا سے ٹرکی۔ البانیہ ہوتا ہوا ہنگری اور وی آنا نظر آیا۔ ممالک مذکورہ میں اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا۔ جیسا کہ ممالک مغربیہ میں اکثر خیال کیا جاتا ہے۔ بلکہ عین حالتِ امن وامان میں۔ جب ہم مصر میں قبطی لوگوں کے متعلق غور کرتے ہیں۔ تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں مسلمانوں کی طرف سے کوئی ترغیب یا زور نہیں ڈالا گیا۔ بلکہ مکمل آزادی دی گئی۔ مگر ایک صدی کے عرصہ میں عیسائیت کا نام ونشان باقی نہ رہا۔ اور تمام باشندے مسلمان ہوگئے تھوڑے ہی عرصہ میں مذہب کا تمام رنگ تبدیل ہوگیا۔

اسلامی ہلال کا مرکز طرابلس یا جزیرہ سسلی کہیئے۔ جہاں کا شہنشاہ فریڈرک گو بظاہر نہیں مگر باطنی طور پر مسلمان ہوکر فوت ہوا۔ وی آنا میں مسلمان ۱۶۸۳ء میں پہونچے۔

پھر جب ہم سوشل اصلاح کی طرف نظر دوڑاتے ہیں۔ تو پایا جاتا ہے کہ اسلامی دنیا میں محاکم اور پاگل خانے وغیرہ موجود تھے۔ جو کہ محض اسلامی جدت تھی۔ خانگی زندگی کو ملاحظہ فرمائیں یا غلاموں کے ساتھ سلوک۔ سب قابل داد ہے۔ بدکاری جوا۔ شراب نوشی کا ایسا انسداد کیا گیا۔ کہ مغرب آج تک نہیں کر سکا۔

بانیٔ اسلام کی مذہبی لحاظ سے بھی بیحد ضرورت تھی۔ اس وقت عیسائی دُنیا ہمہ تن فواحش وعیوب میں غرق تھی۔ اگرچہ اکثر اصول اسلام مثلاً خیرات وغیرہ عیسائیت کے مطابق ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اسلام نے نئے سرے سے دلوں میں خدا پر کامل ایمان پیدا کیا۔

ان کے بعد کیپٹن عطاء اللہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر رنگ میں پیروی کرنے کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان انما الاعمال بالنیات کو پیش کیا۔ کہ ہم اپنے ہر کام اور ہر فعل کو قابل ثواب بنا سکتے ہیں۔ اگر ہم کھانا اس لئے کھائیں کہ اللہ تعالےٰ نے کھانے کا حکم دیا۔ اور اس کے رسول نے کھایا۔ اور ہم میں نیک کام کرنے کی طاقت پیدا ہو۔ اور اس نیت کے ساتھ کھانا بھی ہمارے لئے موجب ثواب ہوگا۔

پس انسان کے اعمال اس کی نیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ جس نیت اور ارادے سے کام کیا جائے۔ اسی کے مطابق اس شخص کو اس کا پھل ملے گا۔ اگر کسی نے کوئی کام نیک نیتی سے کیا۔ مگر کام ٹھیک نہ ہوا۔ اور کسی دوسرے کو اس سے نقصان پہونچ گیا تو کام کرنے والے کا کوئی قصور نہیں بلکہ اس کو نیک اجر ملے گا۔ کیونکہ اس کا ارادہ فائدہ پہونچانے کا تھا۔ لہذا یہ ضروری ہے۔ کہ عمل سے پہلے انسان کو نیت نیک کر لینی چاہیئے۔ تا وہ عمل اس کے لئے ثواب کا موجب ہو۔

آخر میں مکرمی درد صاحب نے تقریروں پر تبصرہ کرتے ہوئے مؤثر انداز میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض حالات بیان کئے۔ آپ نے ان تکالیف اور مظالم کا بھی ذکر کیا۔ جو تیرہ سال کے لمبے عرصہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر کفار کی طرف سے کئے گئے ان میں سے بعض کو قتل کیا گیا۔ بعض کو طرح طرح کے دکھ دیئے گئے۔ حتیٰ کہ سب نے ملکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کی تدبیریں کیں۔ لیکن باوجود اس کے جب آپ فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہوئے۔ جہاں کے رہنے والوں نے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر وحشیانہ مظالم کئے تھے۔ اور آپ کے ساتھی اس روز خوش تھے۔ کہ وہ ان ظالموں سے بدلہ لیں گے لیکن جب کفار معافی کے خواستگار ہوئے۔ تو آپ نے سب کو معاف کر دیا۔ اس قسم کے عفو کی دوسروں میں نظیر تلاش کرنا بے سود ہے۔ نیز آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ بیان فرمایا۔ اور دوسرے واقعات ذکر کرکے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندگی کے ہر شعبہ میں دنیا کے لئے ایک کامل نمونہ تھے۔ آخر دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

اس موقعہ پر ایک اشتہار "آزادیٔ ضمیر اور امن کا بادشاہ" دو ہزار کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کیا گیا۔

آخر میں تمام دوستوں سے دُعا کے لئے درخواست ہے۔

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ کے لئے فوری توجہ کی ضرورت

انتظامات جلسہ سالانہ شروع ہیں۔ جن کے لئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے یہ ظاہر ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کا کام کسی صورت میں پیچھے نہیں ڈالا جا سکتا۔ وقت اس قدر کم رہ گیا ہے۔ کہ اس عظیم الشان اجتماع کے انتظامات کے لئے اگر اس کے چندہ کی طرف فوری توجہ نہ کی گئی۔ تو سخت مشکلات کا احتمال ہے۔ لہذا تاکید ہے۔ کہ احباب اور عہدہ داران جماعت جلسہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے چندہ کی فراہمی اور پھر اسے جلد تر بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

درخواستہائے دُعا

میر حمید اللہ صاحب جالندھر بعارضہ اعصابی کمزوری بیمار ہیں۔ بشیر احمد صاحب ڈیرہ دون برادر شیخ فضل الرحمٰن صاحب بیمار ہیں۔ ملک مظفر احمد صاحب ہارون آباد کے لڑکے منور احمد کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ فیروز الدین صاحب امرتسری کا لڑکا عرصہ دو ماہ سے بعارضہ بخار اور کھانسی بیمار ہے۔ محمد اسحاق صاحب قریشی کا بھتیجا محمد اقبال بعارضہ بخار سخت بیمار ہے۔ ابو حمید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی تاحال بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ منشی عبد الرحمٰن صاحب لدھے ڈالا وڑائچ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ محمد حسین صاحب سندھ کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ شیخ صدیق احمد صاحب حیدر آباد سندھ میں بیمار ہیں۔ احباب ان سب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عبد اللہ صاحب پشاور چھاؤنی ۱۲ دسمبر کو لاہور میں میٹرک سپلیمنٹری کا امتحان دیں گے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ر رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ

غیر مبایعین ۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔ کانگرس

جماعت احمدیہ پر اپنی روش میں تبدیلی کرنے کا بے بنیاد الزام

ایک وقت تھا۔ جب غیر مبایعین کانگرس کا کلمہ پڑھتے تھے۔ اور بے تحاشا اس کی طرف لڑھکتے چلے جا رہے تھے۔ حتیٰ کہ جماعت احمدیہ کے متعلق طنزاً کہتے پھرتے تھے۔ کہ:-

"اگر ہمارے محمودی دوست اپنے تئیں ہوم رول کے اہل نہیں سمجھتے۔ تو یہ نااہلیت انہیں مبارک۔ ہم خدا کے فضل سے اپنے تئیں ہوم رول کے قابل سمجھتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر جائز طریق سے خواہش کرتے ہیں" (پیغام صلح ۲۳ دسمبر ۱۹۱۷ء)

پھر عدم تعاون اور کھدر پوشی کے زمانہ میں زبانی اور عملی طور پر کانگرس کی حمایت کرتے رہے۔ اور ان کے بعض سرکردہ اصحاب نے کھدر پہننا اور "پیغام" نے اس کی حمایت میں دلائل پیش کرنا "خدمت دین و اشاعت اسلام" اور حضرت مسیح موعود کے اصل منشاء کے مطابق سمجھا۔ لیکن اب صرف اس لئے کہ پنجاب میں کانگرس برسر حکومت نہیں۔ بلکہ ایسی پارٹی ہے۔ جو کانگرس کی مدمقابل ہے۔ وہ کانگرس کی مذمت کرنے کے درپے ہو گئے ہیں۔ اور ان کے "حضرت امیر" نے خواہ مخواہ مسلم لیگ کی حمایت کا ذمہ اٹھایا ہے حالانکہ مسلم لیگ۔ اعلان کر چکی ہے۔ کہ وہ نہ غیر مبایعین کو مع ان کے امیر مسلمان سمجھتی ہے۔ اور نہ ان کو سیاسیات میں اپنے ساتھ شامل کرنے کے لئے تیار ہے۔

غیر مبایعین کو اختیار ہے۔ کہ سیاسی معاملات کے متعلق اپنے طریق عمل میں جو تبدیلی چاہیں اختیار کر لیں۔ لیکن انہیں قطعاً یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ ان حالات کو نظر انداز کر کے جن کی وجہ سے جماعت احمدیہ کانگرس کی مخالفت کرتی رہی ہے۔ اور جو اب بالکل تبدیل ہو چکے ہیں۔ یہ کہیں۔ کہ اب بھی پہلے کی طرح کانگرس کی مخالفت کیوں نہیں کی جاتی۔ اور مخالفت نہ کرنے والے "مرغ بادنما" ہیں۔

غیر مبایعین کے "آرگن" "پیغام صلح" نے اپنے ۱۷۔ نومبر کے پرچہ میں "محمودی سیاست کے مرغ بادنما کا نیا رخ" کے نامہذبانہ عنوان کے ماتحت "الفضل" کے چند اقتباسات پیش کرنے کے بعد لکھا ہے۔

"جناب خلیفہ صاحب اور ان کی جماعت کی روش میں یہ تبدیلی ایک ایسا نادر انقلاب ہے۔ جس کی نظیر موجودہ دور انقلاب میں بھی مشکل سے ملے گی جناب خلیفہ صاحب انگریزی حکومت کی وفاداری کی اس منزل پر پہنچ کر لوٹے ہیں۔ جہاں سے لوٹنے پر اپنے بہت سے اصولوں اور روایات کی قربانی دینی پڑتی ہے۔ لیکن محمودی سیاست کا مرغ بادنما ہمیشہ ہوا کے رخ کا پابند رہا ہے اس کے لئے اصول اور روایات کوئی اہمیت نہیں رکھتے"

لیکن جن حوالجات پر اس بیہودہ سرائی کی بنیاد رکھی گئی ہے اگرچہ وہ کاٹ چھانٹ کر اور نامکمل طور پر نقل کئے گئے ہیں۔ تاہم جتنا حصہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ یا تو "پیغام صلح" میں اتنی عقل و سمجھ ہی نہیں۔ کہ ایک صاف بات کو سمجھ سکے یا اس نے دیدہ دانستہ فریب۔ اور دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

پہلا حوالہ جن الفاظ میں اس نے پیش کیا ہے۔ وہ یہ ہیں:-

"کانگرس کی نقصان رساں تحریک سے مسلمانوں کو علیحدہ رکھنے کے لئے سب سے پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے کوشش کی اور اس وقت کی۔ جبکہ کسی طرف سے بھی کوئی آواز کانگرس کی تحریک کے خلاف نہ سنی جاتی تھی۔"

(الفضل ۱۹۔ جون ۱۹۳۰ء)

صاف ظاہر ہے۔ کہ کانگرس کی نقصان رساں تحریک سے مراد عدم تعاون۔ اور قانون شکنی کی تحریک ہے۔ اور اسی سے مسلمانوں کو علیحدہ رکھنے کے لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے کوشش کی لیکن کیا کانگرس نے آج کل پھر یہ تحریک شروع کر رکھی ہے؟ یا کیا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے کسی موقعہ پر یہ فرمایا ہے۔ کہ اب آپ عدم تعاون اور قانون شکنی کو جائز سمجھتے ہیں۔ اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی بھی درست نہیں۔ تو پھر ہوش و حواس سے کام لے کر بتایا جائے۔ کہ "جناب خلیفہ صاحب اور ان کی جماعت کی روش میں" وہ کونسی "تبدیلی" واقعہ ہوئی ہے۔ جسے "ایسا نادر انقلاب" کہا جا رہا ہے۔ "جس کی نظیر موجودہ دور انقلاب میں بھی مشکل سے ملے گی۔"

دوسرے اور تیسرے حوالہ میں بھی صاف ذکر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ نے سول نافرمانی۔ اور اسی قسم کی دوسری تحریکوں کا مقابلہ کیا۔ اور اب بھی ہم یہی کہتے ہیں۔ کانگرس یا کوئی اور پارٹی اگر سول نافرمانی۔ اور عدم تعاون کی تحریکات شروع کرے۔ تو ہم ان تحریکوں کی مخالفت کریں گے۔ اور مسلمانوں کو ان سے علیحدہ رکھنے کے لئے اپنی ساری طاقت صرف کر دیں گے۔ پھر وہ کونسا تغیر ہے۔ جو غیر مبایعین کو ہماری روش میں نظر آ رہا ہے۔ اور سوائے تلبیس کے اور کونسی وجہ ہے۔ جس کی بنا پر ہمارا اصول یہ قرار دیا جا رہا ہے۔ کہ "زمانے کے ساتھ اپنے آپ کو بدل لو۔ اور ہوا کے رخ پر چلو"۔

"پیغام" نے ہمیں دھمکی دی ہے کہ وہ اس قسم کے حوالے وقتاً فوقتاً پیش کرنے کی کوشش کرتا رہے گا۔ ہم اسے پرپشہ جتنی وقعت بھی نہیں دیتے وہ جس قدر چاہے۔ حوالے پیش کرے اور جتنا چاہے۔ زور لگا لے ہمارے اس اصل کو کبھی توڑ نہیں سکتا۔ کہ ہم نے ہمیشہ خلاف قانون تحریکات کی مخالفت کی۔ اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے خواہ وہ کانگرس کی طرف سے جاری ہوں۔ یا کانگرس کے خلاف جاری ہوں۔ کیونکہ وہ ملک اور قوم کے لئے سخت نقصان رساں اور تباہ کن ہیں۔ باقی ہم نے اس وقت بھی جبکہ کانگرس کی خلاف قانون تحریکات کے مضرات بڑے زور کے ساتھ پیش کرتے تھے۔ کانگرس کی ملک کے لئے قربانی اور ایثار کو قدر و احترام کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور اب بھی وہ جو مفید خدمات سرانجام دے رہی ہے یا آئندہ دے گی۔ ان کے لئے اسے قابل مبارک سمجھیں گے۔ لیکن کیا غیر مبایعین بتا سکتے ہیں۔ کہ وہ آج سے بیس سال قبل اپنے آپ کو کانگرس کے جس ہوم رول کے اہل سمجھتے تھے آج اس کے متعلق کیوں نااہل بن رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی روحانی برکات اور آسمانی فیوض

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ

(۱۴)

تراویح عرف میں اس نفلی نماز کو کہتے ہیں۔ جو ماہ رمضان میں عشاء کے بعد قرآن مجید سننے اور سنانے کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ اس نماز میں قرآن مجید کا ایک پارہ یا کچھ زیادہ روزانہ سنایا جاتا ہے۔ بعض ائمہ نے تراویح کی بیس رکعات تسلیم کی ہیں۔ اور حضرت امام مالک رض سے تو چھتیس رکعات تک مروی ہیں۔ جماعت کے ساتھ تراویح کو جاری کرنے کا طریق زیادہ ثقہ روایت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ آپ نے لوگوں کو مسجد میں علیحدہ علیحدہ نماز پڑھتے دیکھا۔ تو فرمایا لو جمعت ھولاء علی قارئ واحد لکان أمثل فجمعھم علی أبی بن کعب۔ کہ اگر میں ان سب نمازیوں کو ایک قاری کے پیچھے مقتدی بنا دوں تو زیادہ اچھا ہوگا۔ پھر آپ نے حضرت ابی بن کعب کو ان کا امام مقرر فرمایا۔ دوسرے روز آپ نے باجماعت نماز تراویح دیکھ کر فرمایا۔ نعمت البدعة ھذہ۔ یہ طریق اگرچہ نیا ہے۔ مگر نہائت اچھا ہے۔ غرض تراویح کا موجودہ طریق عہد فاروقی میں جاری ہؤا ؁

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستور العمل یہی تھا۔ کہ آپ آٹھ رکعت نفل اور تین وتر طلوع فجر سے پیشتر ادا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرہ رکعة کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں بھی وہی نماز تہجد ۱۱ رکعت ادا فرمایا کرتے تھے۔ اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام کے اس اسوۂ حسنہ کی وجہ سے ہی بعض مساجد میں نماز تراویح سحر کے وقت ادا کی جاتی ہے۔ بہرحال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معروف تراویح بالالتزام ثابت نہیں۔ ہاں ایک روائت میں آتا ہے کہ حضور ایک شب اکیلے نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر لوگ بھی آپ کے ساتھ شامل ہوگئے۔ دوسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ آگئے۔ بعد ازاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف نہ لائے۔ کیونکہ اژدحام زیادہ ہونے لگ گیا تھا ؁

عام طور پر لوگوں کا خیال ہے۔ کہ تراویح موجودہ تہجد کی قائمقام ہیں۔ میرے نزدیک یہ درست نہیں۔ تہجد اسی وقت کے لئے ہے۔ جبکہ انسان نیند کے بعد پورے نشاط کے ساتھ دنیوی افکار سے الگ ہو کر طلوع فجر سے پہلے اپنے رب کے دروازہ پر جھکتا ہے۔ تہجد ایک مستقل عبادت ہے۔ وہ تنہائی اور خلوت کی عبادت ہے۔ اور رمضان سے خاص نہیں۔ ہاں رمضان اس کی ترغیب اور مشق کا عمدہ ذریعہ ہے۔ بہرحال تہجد اپنی جگہ پر ہے اور تراویح اپنی جگہ۔ میرے اس کہنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ تراویح غیر ضروری ہیں۔ بلکہ ان میں شامل ہونا بھی ازدیاد ایمان کے لئے ضروری ہے ؁

تراویح درحقیقت قرآن مجید سننے اور سنانے کا طریق ہے۔ عبادت کے لئے کھڑے ہو کر انسان اپنی توجہ دنیا و مافیہا سے ہٹا لیتا ہے۔ اس لئے رمضان میں قرآنمجید سنانے کے لئے یہ طریق جاری کیا گیا۔ اصل مقصد تلاوت قرآنمجید ہے۔ اس لئے اگر آٹھ یا بیس رکعات کا اختلاف ہو تو قابلِ اعتراض نہیں۔ اور یہ اختلاف بہت پرانا ہے ؁

مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روائت میں ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں بعض لوگ تئیس ۲۳ رکعات (بیس تراویح اور تین وتر) پڑھا کرتے تھے اور یہ بھی مروی ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم الداری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا۔ کہ لوگوں کو گیارہ رکعت (آٹھ تراویح اور تین وتر) پڑھایا کریں۔ اور اگر اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے۔ کہ تراویح نماز تہجد نہیں بلکہ رمضان میں قرآنمجید سننے کا ذریعہ ہیں۔ تو بیس اور آٹھ رکعت کے اختلاف پر مناظرات کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ہاں یہ یقینی بات ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز تہجد مع وتر گیارہ رکعت ہی ثابت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک دفعہ تراویح کے متعلق جب سوال کیا گیا۔ تو حضور نے فرمایا:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کرامؓ کی فوری توجہ کیلئے

مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۷ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک ضروری کام کی طرف تاکیدی توجہ دلائی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی تعداد بہت کم رہ گئی ہے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد یہ تعداد اور بھی کم ہو جائے گی۔ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ملنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ مگر افسوس ہے کہ اس وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ کلمات اور واقعات جو صحابہ نے حضور علیہ السلام سے سنے یا دیکھے جمع نہیں کئے گئے۔ اور یہ بہت بڑی فروگزاشت ہے۔ جس کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے ؁

لہٰذا حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر تمام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گزارش ہے کہ وہ اس کام کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جو باتیں انہیں حضور سے سننے کا اتفاق ہؤا۔ اور جو حالات انہیں دیکھنے کا موقعہ ملا۔ انہیں جلد سے جلد قلمبند کر کے یا کرا کے دفتر نظارت تالیف و تصنیف قادیان میں روانہ کر دیں ؁

ان کلمات اور حالات اور واقعات کو قلمبند کرتے ہوئے یہ امر ملحوظ رکھیں کہ یہ باتیں کس سنہ یا کونسے زمانہ کی ہیں۔ نیز ہر ایک صحابی اپنا پورا نام اور پتہ اور تاریخ بیعت اور اپنی موجودہ عمر بھی تحریر فرمائیں۔ اور مقامی عہدہ داران خصوصیت سے اس کام کی تکمیل کی طرف توجہ دے کر عنداللہ ماجور ہوں ؁

(ناظر تالیف و تصنیف قادیان)

257

اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے۔ اور یہی افضل ہے۔ مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ کہ آپ نے رات کے اول حصہ میں اسے پڑھا۔ بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت وہی تھی۔ جو پہلے بیان ہوئی"۔

(اخبار بدر ۶ر فروری ۱۹۰۸ء)

تراویح کو تراویح اسی لئے کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے ذریعہ قلب مومن میں راحت پیدا ہوتی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ تراویح کے ایک حصہ کے بعد تھوڑا سا آرام کیا جاتا ہے۔ اس آرام کی وجہ سے ان کا نام تراویح ہے مگر میرے نزدیک تراویح کا نام اس تسکین کی وجہ سے ہے۔ جو عشاق کو اپنے مولےٰ کا کلام سنکر حاصل ہوتی ہے۔ وہ جو اس کے لئے بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں۔ وہ جن کے دل اس کے وصال کے لئے تڑپتے ہیں۔ راتوں کو بے چین رہتے ہیں وہ تراویح میں امام کے منہ سے اللہ تعالےٰ کا ارشاد ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون سنکر اطمینان کا سانس لیتے ہیں۔ وہ جن کی روح تلاش محبوب میں سرگرداں پھرتی ہے۔ وہ جب سنتے ہیں۔ واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع۔ تو ان کے رگ وریشہ میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ میرے نزدیک اسی سرور قلبی کے حصول کی وجہ سے اس نماز کو تراویح کہا گیا ہے۔

عرب کے باشندے عربی زبان جانتے تھے۔ وہ قرآن کریم کو سنتے۔ تو اس کے معانی سمجھتے تھے۔ لیکن وہ بھی سننے کے محتاج تھے۔ دراصل پڑھنے۔ اور سننے سے علیحدہ علیحدہ کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض حالات میں پڑھنے کی بجائے سننا زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔ آج کل ہندوستان۔ اور قریباً تمام ممالک میں تراویح کو حقیقی راحت کے حصول کا ذریعہ نہیں سمجھا جاتا ہے۔ حفاظ اس سرعت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ کہ مقتدیوں کی سمجھ میں کچھ نہیں آسکتا۔ اور زیادہ افسوس تو یہ ہے۔ کہ تراویح ادا کرنے والوں کا بیشتر حصہ بلکہ ۹۹ فیصدی قرآن کریم کو سمجھنے والے نہیں ہوتے۔ وہ صرف تراویح کو تہجد سے بچنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تراویح ایک رسم بن کر رہ گئی ہے۔ اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل رہا۔

دراصل تراویح تہجد کے ترک کا نہیں بلکہ اس کی ترغیب کا ذریعہ ہے۔ جماعت کے ساتھ انسان وہ تضرع۔ اور خشوع وخضوع ظاہر نہیں کرسکتا جو علیحدگی میں کرتا ہے۔ میرے نزدیک اگر موجودہ تراویح کا یہ نتیجہ ہو۔ کہ لوگ تہجد کی نماز سے غافل ہوجائیں۔ تو یہ یقیناً افسوسناک بات ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے۔ کہ عام غیر احمدی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ ان کی نماز محض اٹھنا بیٹھنا ہے۔ اور بے جان چیز۔ کیونکہ وہ نماز میں دعا نہیں کرتے حالانکہ دعا نماز کی جان ہے۔

اسی طرح اصل چیز تہجد ہے۔ جو لوگ تراویح کی وجہ سے تہجد سے لاپروائی اختیار کرتے ہیں۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ تراویح میں شرکت کا نتیجہ تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ انسان تہجد میں اور بھی درد اور سوز پیدا کرے۔ نہ یہ کہ بالکل ہی ترک کردے۔ اور اگر تہجد یا موجودہ تراویح میں سے صرف ایک ہی چیز پر کاربند ہونا ممکن ہو۔ تو تہجد کو بہرحال ترجیح ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان لوگوں کو جو تراویح کی وجہ سے تہجد کی پابندی میں کوتاہی کرتے تھے فرمایا۔ والتی تنامون عنہا افضل من التی تقومون۔ یعنی جس تہجد سے تم سو رہتے ہو۔ وہ بدرجہا ان تراویح سے افضل ہے۔ جو تم ادا کرتے ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو رکعت ہی پڑھ لے۔ کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقعہ مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں خاص تاثیر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ سچے درد اور سچے جوش سے نکلتی ہیں"۔ (الحکم ۱۲ر اپریل ۱۹۰۲ء)

پس احباب کو چاہیئے۔ کہ تراویح میں بھی حتے الامکان شریک ہوں لیکن تراویح پڑھ لینے کی وجہ سے تہجد کو بالکل نظر انداز نہ کریں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ (خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

احباب جماعت سے چند ضروری گزارشات

۱۔ "الفضل" جماعت احمدیہ کا آرگن ہے۔ اور اس کا متواتر مطالعہ علاوہ دیگر فوائد کے ایمان کو تقویت دیتا ہے۔

۲۔ "الفضل" کو آج کل مالی مشکلات لاحق ہیں۔ جس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ کاغذ گراں ہوگیا ہے۔ اور خریداران کے ذمہ بہت سے بقائے شائد اس لئے ہوگئے ہیں۔ کہ وہ سلسلہ کی دیگر تحریکات کی طرف زیادہ متوجہ رہے ہیں۔

اس لئے

۳۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ (الف) خود مستقل خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو مستقل خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ (ب) بقایا داران خود بقائے صاف کردیں۔ اور دوسروں کو بقائے صاف کرنے کی تحریک کریں۔ (ج) مستطیع اصحاب ایک سال کا پیشگی چندہ ادا کرکے اپنے قومی اخبار کی مدد کریں۔

۴۔ امید ہے کہ بقایا داران یکم دسمبر تک پہلے بقائے صاف کرکے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں گے۔ بقایا داران راولپنڈی خاص طور پر میرے مخاطب ہیں۔

۵۔ احباب جس قدر جلدی بقائے صاف کریں گے۔ اتنی ہی جلدی بارہ صفحہ کا اخبار "الفضل" ان کو روزانہ پہونچ سکے گا۔

۶۔ سکرٹریان مال بقایا داران کو چندہ کی ادائیگی کی تحریک کرکے الفضل کے شکریہ کے مستحق ہوسکتے ہیں۔

خاکسار۔ شیخ محمد غنی عنہ۔ جنرل سکرٹری ونمائندہ "الفضل" جماعت احمدیہ۔ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

تمام جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رپورٹ ماہوار دربارہ تعلیم وتربیت جماعت احمدیہ کی فارم طبع ہوکر تیار ہوچکی ہیں۔ جن جماعتوں کو ضرورت ہو۔ فوراً دفتر نظارت تعلیم وتربیت سے طلب فرمائیں بعض جماعتوں کی رپورٹ مطبوعہ فارم پر نہیں آتی جس کی وجہ سے کئی باتیں رپورٹ میں رہ جاتی ہیں۔ اس لئے سکرٹریان تعلیم وتربیت

نور نظر یا اولاد نرینہ

یہ وہ معجزنما اور کیمیائی نسخہ حضرت حکیم الامت حافظ مولوی حاجی نورالدین اعظم رضی اللہ تعالےٰ وسلم کے خاص برکات ومجربات میں سے ہے۔ کہ اس کو جس کسی نے بھی استعمال کیا ہے۔ اپنی مراد سے محروم نہیں رہا ہے۔ چنانچہ حضرت والاشان خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ نے بھی ارقام فرمایا ہے۔ کہ "نور نظر خود حضرت خلیفۃ المسیح اول نے میرے گھر دیا۔ میرا تجربہ شدہ اور بعض لوگوں کو دیا۔ مجرب ثابت ہوا"۔ قیمت یکصد خوراک مبلغ ؏ علاوہ محصول۔ المشتہر: فیض عام میڈیکل ہال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع کے متعلق

احباب کا ضروری فرض

اے عزیزاں مدد دینِ متیں آں کاریست ٭ کہ بصد زہد میسر نشود انساں را

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ اب بہت قریب آگیا ہے۔ اور اس میں صرف چند ہفتوں کا ہی وقفہ باقی ہے جبکہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بستی حضور کے اس فرمودہ کی مصداق ہوگی۔ کہ

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

اس بابرکت اجتماع کی بنیاد حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اپنے عہد مبارک میں ۱۸۹۱ء میں رکھی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ قادیان ایک گمنام اور غیر مشہور بستی تھی۔ اس میں ذرائع آمد و رفت مفقود تھے۔ گیارہ میل کی کچی اور خستہ و خراب حالت سڑک پر تکلیف دہ سفر اختیار کرنا پڑتا تھا۔ جو سواری ملتی۔ اس میں پیدل آنے سے زیادہ تکلیف ہوتی۔ لیکن باوجود ان تکالیف کے جماعت کے مخلصین اس مبارک اجتماع کے لئے دور دراز سے سفر کر کے آتے۔ اور اس میں جو روحانی کیف اور لذت انہیں حاصل ہوتی۔ اس میں سرشار ہو کر وہ ہر قسم کی تکلیف بالکل بھول جاتے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمودہ کو پڑھتے۔ کہ" اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے۔ جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کے پیش نظر وہ سمجھتے تھے۔ کہ ایک دن یہ جلسہ اپنی ظاہری صورت میں بھی بہت بڑی کامیابی حاصل کریگا اور اللہ تعالےٰ کی پیشگوئی کے مطابق یاتون من کل فج عمیق۔ و یاتیک من کل فج عمیق لوگ قادیان کی مبارک سرزمین میں دور دراز سے اور کثرت سے آئیں گے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے یہ بشارت بھی دی تھی کہ میں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی جماعت تجھے دوں گا۔ اور ایسا ہی جماعت احمدیہ کی ترقی کے متعلق بیسیوں الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوئے ؀

اب ہم اس امر کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی وہ پیشگوئی جو اس نے آج سے قریباً پینتالیس برس پیشتر اپنے پاک مسیح علیہ السلام کے ذریعہ فرمائی۔ واضح اور بیّن طور پر پوری ہوئی ہے۔ اس نے جماعت احمدیہ کو ہر لحاظ سے ترقی دی۔ اور اس میں شامل ہونے والوں کی تعداد کو لاکھوں تک پہونچا دیا۔ قادیان کی بستی اب گمنام بستی نہیں رہی۔ بلکہ اکناف عالم میں اس کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ دنیا کی اطراف و جوانب سے لوگ اس میں آتے ہیں۔ اور ذرائع سفر بھی اب پہلے کی طرح دشوار اور دوبھر نہیں رہے بلکہ کچی سڑک اور ٹمٹموں کی جگہ اب ریل گاڑی نے لے لی ہے۔ اور ایسے ہی ٹیلیفون۔ تار۔ بجلی۔ اور دیگر تمام سہولتیں اللہ تعالےٰ نے یہاں پر میسر کر دی ہیں ؀

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان کہ" اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی" آج بڑی شان و شوکت کے ساتھ پورا ہو رہا ہے اور جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع پر اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہندوستان کے ہر حصہ سے بہت کثرت سے لوگ آتے ہیں۔ اور بہت سے مخلصین اللہ تعالےٰ کی توفیق سے غیر ممالک سے بھی اس بابرکت موقعہ پر تشریف لاتے ہیں۔ اور اس طرح اس سالانہ جلسہ پر باہر سے آنے والے احباب کی تعداد تیس سے چالیس ہزار تک پہونچ جاتی ہے۔

ایسے بڑے عظیم الشان اجتماع کے لئے انتظام کی ضرورت اور اہمیت ظاہر ہی ہے۔ تمام آنے والے مہمانوں کے کھانے کا انتظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر خانہ میں کیا جاتا ہے۔ اور ایسے ہی ان کی رہائش اور دیگر تمام انتظامات مرکز کی طرف سے ہوتے ہیں۔ ان تمام امور کی سرانجام دہی کے لئے جناب ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے ستمبر ۱۹۳۶ء میں تحریک کی جا چکی ہے۔ اور اس کے بعد بھی اخبار کے ذریعہ احباب کو یاد دہانی کرائی جاتی رہی ہے۔ پس احباب کا فرض ہے کہ وہ اپنے اس سالانہ اجتماع کو شاندار اور کامیاب بنانے کے لئے مالی قربانی کرنے سے دریغ نہ کریں۔ اور نظارت بیت المال کا مطالبہ باحسن طریق پورا کر دیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے انتظامات بھی اعلےٰ اور عمدہ پیمانہ پر ہم دیکھ سکیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت کے مخلصین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہم خدا تعالےٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اگر ہم ہمت نہ ہاریں اور اپنے سارے دل اور سارے زور اور ساری توجہ سے خدمت اسلام میں مشغول ہوں۔ تو فتح ہماری ہوگی۔ سو جہاں تک ممکن ہو اس کام کے لئے کوشش کرو۔ . . . . اور چونکہ ہر ایک کاروبار چندہ پر موقوف ہے۔ اس لئے اس بات کو پہلے سوچ لینا چاہیئے کہ اس قدر اپنی طرف سے چندہ مقرر کریں۔ جو بسہولت ماہ بماہ پہونچ سکے۔ اے مردانِ دین کوشش کرو۔ کہ یہ کوشش کا وقت ہے۔" (آئینۂ کمالات اسلام)

پس احباب حضور علیہ السلام کے اس فرمان کے پیش نظر چندہ میں ہر طرح تعہد سے کام لیں۔ اور اس بابرکت اجتماع کے لئے جس کے متعلق حضور کا ارشاد ہے۔ کہ" یہ وہ امر ہے۔ جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔" ہر لحاظ سے قربانی کر کے اس کی رقم کو فراہم کر دیں۔ تاکہ جلسہ کے انتظامات وسیع پیمانہ پر ہوں۔ اور اس میں کسی قسم کی دقت نہ پیش آئے ؀

چونکہ خواتین کا جلسہ علیحدہ منعقد ہوتا ہے اور اس کے انتظامات علیحدہ کئے جاتے ہیں۔ اس لئے انہیں بھی چاہیئے۔ کہ وہ اس کارِ ثواب میں مردوں سے پیچھے نہ رہیں۔ اور اپنے جلسہ کے انتظام کے لئے چندہ فراہم کریں۔ کیونکہ مرتی امور میں

258

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعات عالم پر نظر

۱- چین و جاپان کی جنگ ۲- کانگرس سے منافق حلیف ۳- مسٹر رامسے میکڈانلڈ

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

اس زمانہ کو روشنی کا زمانہ کہا جاتا ہے لیکن دراصل یہ سخت اندھیر کا وقت ہے اس میں انفرادی اخلاق تو رفعت ہوئے ہی تھے۔ مگر اب تو قومی اخلاق بھی خراب ہو چکے ہیں۔ حکومتیں قوموں کے خیالات احساسات جذبات کی نمائندہ ہوتی ہیں۔ گو حکومتیں جنگوں میں دھوکہ دینا جائز سمجھا کرتی تھیں۔ مگر معاہدات کی پابندی کرنے کا دعوے کرتی تھیں۔ اور کوئی جنگ بلا اعلان جنگ نہ ہوتی تھی۔ گذشتہ جنگ عظیم میں معاہدات کی دھجیاں اڑائی گئیں۔ اور "معاہدات صرف توڑنے کے لئے ہوتے ہیں" اور ردی کاغذ کی طرح پھینکے جاسکتے ہیں"۔ کا یورپین خلق کارفرما ہوا مگر اب تو ان ترقی یافتہ تاریکی پرور اقوام نے اس قدر تنزل کیا ہے۔ ابی سینیا کی جنگ ہوئی۔ کل ملک اٹلی نے فتح کرلیا۔ مگر اعلان جنگ نہیں ہوا سپین میں یورپ کی طاقتیں رضا کاروں کے توسط سے لڑ رہی ہیں۔ مگر اعلان جنگ نہیں ہوا۔ جاپان چین پر حملہ آور ہے۔ بہت سی فتوحات حاصل کر چکا ہے۔ مگر اب تک چین و جاپان میں باقاعدہ جنگ کا اعلان نہیں ہوا۔ اور جاپانی حکومت شائد مشرقی ہونے کی وجہ سے اب باقاعدہ اعلان جنگ کا ارادہ رکھتی تھی۔ مگر حکومت چین کے نمائندوں کا مرکز حکومت سے بھاگ جانا اور جاپان کا دعوے کہ جاپانی طیاروں کی مار چین کے ہر کونے کونے تک ہوگئی۔ بھاگے ہیں تو کہاں تک بھاگ سکتے ہیں"۔ اب اس امر کا مرادف ہوگیا ہے کہ "اعلان جنگ کی اب ضرورت ہی نہیں"

اللہ اللہ! کیا اخلاق کا دیوالہ! کیسا انسانیت پر دھبہ! اور تہذیب و تمدن کا خون ہے! جو مشرق و مغرب میں کیا جا رہا ہے اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔ دوسرا عالم کباب یعنی جنگ عظیم جس کا پیش خیمہ مشرق کی دو طاقتوں کی نبرد آزمائی ہے۔ اس سوال کا جواب دیگی۔

(۲)

ہم نے کہا اور لکھا اور بار بار اس کا اعادہ تقریراً و تحریراً کیا ہے۔ کہ کانگرس کا تحریری مقصد جو صفحہ قرطاس پر ہے۔ صحیح ہے۔ مگر اس شطرنج پر جو مہرے کام کر رہے ہیں۔ وہ صحیح چالوں پر نہیں چلتے۔ شاطران ہوشیار کا منافق جانور اندھیرا کرتا۔ اور سادہ مزاج مد مقابل کو دھوکہ دیتا ہے۔ اور حسب منشا چالیں چلی جاتی ہیں چنانچہ اس وقت جن رضا کاران احرار سے کام لیا جا رہا ہے وہ لائل یورپین چور اور سیاسی مخالفوں کے گھر چوری کرنے کے مجرم ہیں۔ اور جن ملاؤں کے فتاوے پر مسلمانوں کو کانگرسی بنایا جا رہا ہے۔ وہ دیوبندی عقیدہ پر عمل پیرا ہیں۔ ورنہ دارالحرب میں نجس بت پرست کفار سے خلافت کیسی؟ بات تو یہ ہے کہ "ذرا انگریز سے نپٹ لیں پھر ہندو کی کیا مجال ہے"۔ اب لالہ ہردیال کو ہندوستان میں بلانے کے حامی خداوندان کانگرس سن لیں۔ کہ لالہ صاحب موصوف کا کیا سیاسی مذہب ہے:۔

"سوراج پہلے حاصل کرو۔ پھر ذبیحہ گائے کا سوال خود بخود حل ہو جائے گا"۔ گاندھی جی نے اس کی تشریح کر دی ہوئی ہے۔ "مجھے یقین ہے۔ کہ مسلمان اور انگریز مذہبی دشمنوں کو ہندو ذبیحہ گائے سے جبراً روک دیںگے۔ خواہ تلوار کا ہی استعمال کرنا پڑے"۔

مطلب یہ کہ انگریز سے نپٹ لیں۔ سوراج ملجائے۔ پھر مسلمانوں کو دیکھ لیا جائیگا ہم کانگرس کے وطن پرست نیک منش غیر متعصب عنصر سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ مذکورہ بالا خیال کے مسلمان و ہندو کی حلافت کو کس طرح بر خلوص سمجھ سکتے ہیں۔ اور اگر عام مسلمان ان سے اس شبہ کا ازالہ چاہیں۔ تو ان کے پاس کیا جواب ہے؟ اور کس طرح وہ لوگ جن کی آنکھیں کابل یا کھٹمانڈو پر لگی ہوں۔ ہندوستان کی متحدہ قومیت کے حامل ہو سکتے ہیں؟

(۳)

نومبر کا مہینہ جنگ عظیم کی یاد قوموں اور اقوام عالم کے قابل ذکر افراد کی یاد دلاتا رہتا ہے۔ تقریباً ہر مغربی قوم اس ماہ کی ۱۱ تاریخ کو ان فدائیان وطن کی یاد تازہ کرتی ہے۔ جنہوں نے اپنی عزیز جانیں محاربہ عظیم کے کسی نہ کسی محاذ پر اپنے ملک و قوم کی نذر کیں۔ امسال بھی نومبر میں حسب سالہائے سابقہ یہ یاد تازہ ہوئی۔ مگر اس کے ساتھ اس سال کے گیارہویں مہینہ نے ایک ایسے شخص کی زندگی کو اس کی موت نے سامنے رکھ دیا ہے۔ جو انگلستان کی تاریخ میں خاص شہرت رکھتا اور جس کا نام سلطنت برطانیہ کے مدبرین کی فہرست میں ہمیشہ رہیگا یہ ہستی مسٹر رامسے میکڈانلڈ کی تھی۔ مسٹر موصوف مزدور جماعت انگلستان کے جس کو لیبر پارٹی کہتے ہیں۔ صدر تھے۔ اور جب انگلستان کی رائے عامہ نے جنگ عظیم کے بعد پروپیگنڈا جمہوریت کے اثرات کے ماتحت مزدور جماعت کے حق میں ارا دیں۔ اور دستور برطانیہ کے مطابق حکومت کی باگ اس جماعت کے صدر کو سنبھالنی چاہیئے تھی۔ تو عام خیال کے خلاف مزدور رئیس نے عقلمندی سے کام لیا۔ اور آئین انگلستان اور روایات ملک کو بحال رکھتے ہوئے قصر بکنگھم میں آداب شاہانہ بجا لاکر مجرائے شاہی کیا۔ اور انقلاب کے امیدواروں کو اپنے نمونہ سے بتا دیا کہ انگلستان اپنے دستور قدیم کی عزت کرتا ہے۔ اس کے بعد وزارت عظمیٰ کے فرائض دوسری جماعت کے نمائندوں کے ساتھ ملکر ادا کرتے رہے۔

مسٹر موصوف کو بعض مسلمان راجی مکندر مل کہتے۔ اور سمجھتے کہ وہ ہندوؤں کے حامی ہیں۔ اور ہندو بھی خیال کرتے کہ وہ انگریز کانگرسی ہیں مگر مسٹر میکڈانل حریت پسند انگریز تھے۔ انگریز رہے۔ اور انگریز ہی فوت ہوئے ان کی وفات پر جہاں ان کے ملک کی ہر جماعت

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بیقاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے قیمت عہ

نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے فہرست دواخانہ مفت منگوائیے

پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے اظہار افسوس کیا۔ وہاں افسوس ہے کہ ہمارے ملک کے ایک گروہ نے ان کی ایک منصفانہ خدمت کے باعث ان کا ذکر تنفر سے کیا ہے گو راسمیے میکڈانلڈ نے ہندو لیڈروں کی رضامندی سے

فرقہ وارانہ تصفیہ کیا تھا مگر جب یہ فیصلہ فرقہ پرست گروہ کے حسب منشا نہ ہوا تو انہوں نے اس فیصلہ اور فیصلہ کرنے والے مدبر کے خلاف قلم و زبان کو جنبش دی اور ان کی موت کے بعد بھی ان کو اچھے

الفاظ میں یاد نہیں کیا۔ ہم کو بہ حیثیت ایک ہندوستانی اس ذہنیت پر افسوس ہے باوجودیکہ ہمارے ہم وطنوں کی کوتاہیوں کے ماننا پڑتا ہے کہ موصوف دنیا کے بڑے آدمیوں میں سے تھے اور جس طرح وہ گذرے ہم سب کو

[illegible]

صرف دو روپیہ آٹھ آنہ (بجائے ۸) میں پانچ گھڑیاں

تین عدد ڈیمی رسٹ واچ۔ ایک عدد ڈیمی پاکٹ واچ۔ ایک عدد اصلی جرمن ٹائم پیس گارنٹی دس سال

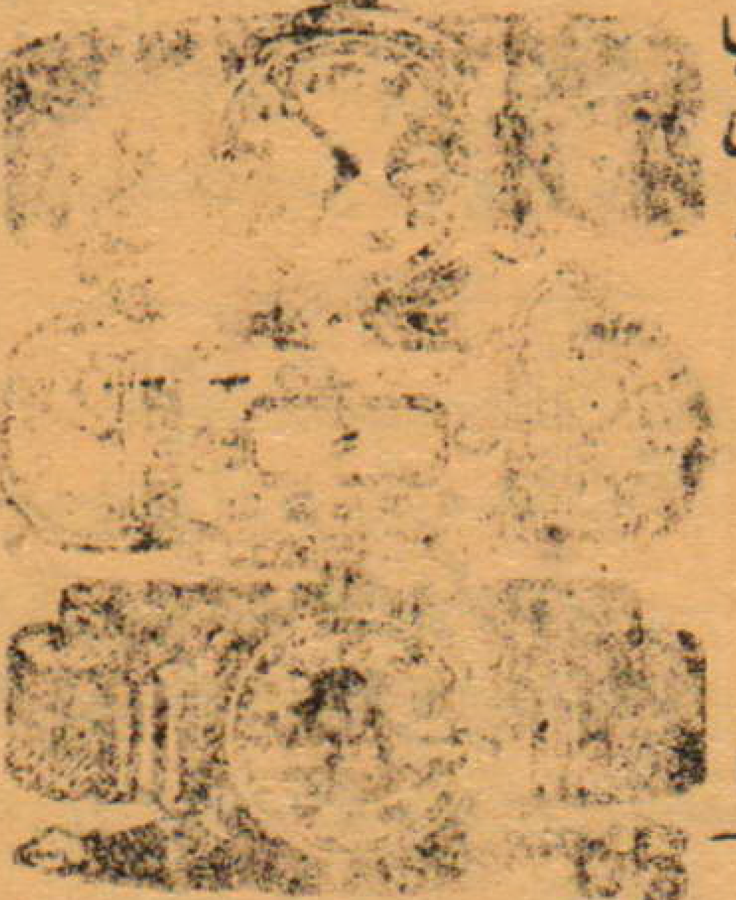

یہ گھڑیاں ہم نے خاص طور پر ولایت سے بڑی بھاری تعداد میں منگوائی ہیں صرف دس ہزار گھڑیاں اس رعایتی قیمت پر فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے جلدی کریں۔ ورنہ یہ موقع بار بار ہاتھ نہیں آئے گا۔ گھڑیوں کے ساتھ ایک فاؤنٹین پن معہ ہم ایکسپرٹ رولڈ گولڈ نب، اصلی ٹھنڈی عینک۔ ایک خوبصورت موتیوں کا ہار مفت دیا جائے گا۔ محصول ڈاک علاوہ۔ پیکنگ علاوہ
ناپسند ہونے پر قیمت واپس

منیجر جرمن ٹریڈنگ کمپنی نمبر ۳۱ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور نمبر ۳۱

جننگ فیکٹری کنری کیلئے کارکنوں کی ضرورت

احمد آباد سنڈیکیٹ نے کنری ریلوے سٹیشن سندھ کے متصل ایک جننگ فیکٹری قائم کی ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل عملہ کی فوراً ضرورت ہے۔ ہر آسامی کے مقابلہ پر ضروری کوائف درج کر دیئے گئے ہیں۔ خواہشمند لوگ۔ جو اہلیت رکھتے ہوں بہت جلد اپنی درخواستیں معہ ضروری سندات وغیرہ کے سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان کے نام ارسال کریں۔ اور درخواست میں یہ تصریح کر دی جائے۔

۱۔ منیجر ایک۔ جو جننگ فیکٹری کے کام سے بخوبی واقف ہونا چاہیئے۔ منیجر کو تنخواہ کے علاوہ منافع میں سے مناسب حصہ بھی دیا جائیگا۔ ۲۔ سینیئر انجن ڈرائیور۔ ایک جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہونا چاہیئے۔ ہماری فیکٹری میں انجن ڈیزل آئل ساخت کا ہے۔ اور جو قریباً سو ہارس پاور کا ہے۔ ۳۔ جونیئر انجن ڈرائیور۔ ایک۔ یہ بھی انجن کے کام سے واقف ہونا چاہیئے۔ ۴۔ سینیئر فٹر۔ ایک۔ جو جننگ کے کام کا نہایت ماہر ہونا چاہیئے ہمارے کارخانہ میں ورلکرٹ کی ڈبل رولر جن مشینیں کام کرینگی۔ ۵۔ جونیئر فٹر۔ ایک۔ یہ بھی مذکورہ بالا کام کے قابل ہونا چاہیئے۔ ۶۔ آئل مین۔ تین کس۔ ۷۔ موچی۔ ایک۔ جو مشینوں کے پٹوں وغیرہ کا کام کر سکتا ہو۔ ۸۔ چوکیدار۔ چار کس۔ ۹۔ خزانچی۔ ایک کس۔ جس کے پاس حسب قواعد کارخانہ کا روپیہ رہیگا۔ اس اسامی کے لئے پانچ ہزار روپے کی ضمانت دینی ضروری ہوگی ۱۰۔ اکونٹنٹ۔ ایک کس جو فیکٹری کے حساب کتاب باقاعدہ رکھ سکنے کی قابلیت رکھتا ہو۔ حساب انگریزی طریق پر باقاعدہ رکھا جائیگا۔ اور روزانہ۔ Up to Date رکھنا ہوگا۔ اس اسامی کیلئے حساب کا ماہر آدمی ہونا چاہیئے۔ ۱۱۔ سینیئر ڈیلوری کلرک۔ ایک کس جو کپاس کی ڈیلوری لینے اور دینے اور کپاس کی quality کا اندازہ کرنے وغیرہ کے کام سے بخوبی ماہر ہو۔ ۱۲۔ جونیئر ڈیلوری کلرک۔ ایک کس یہ بھی مندرجہ بالا کام کا اہل ہونا چاہیئے۔ سیکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں بانی دواخانہ ہذا آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پروردہ اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس فیض رساں ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامت کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ ہذا عالیجناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔ آنقبلہ عالی جناب حضرت حکیم نورالدین صاحب اعظم رضہ کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں ان کے لئے یہ تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

نوٹ:۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبدالجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی۔ قادیان

متعدد و تکلیف دہ امراض کیلئے

عرق نور

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہو چکا ہے اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی ضعف جگر یا معدہ کی بھوک کم۔ دردی مثانہ۔ یرقان دائمی قبض پرانا بخار۔ پرانی کھانسی جیسے امراض تکلیف ہو تو اس کیلئے عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہوگا۔

عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ عہ مکمل خوراک ہے علاوہ محصول ڈاک۔ دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب فرمائیں

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان (پنجاب)

259

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پکاگڑھ سیالکوٹ میں صدر انجمن احمدیہ کی اراضی فروخت ہو رہی ہے

موضع پکا گڑھ تحصیل و ضلع سیالکوٹ میں نمبر خسرہ ۱۶۱۷ رقبہ ۱۱ کنال اراضی جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت و مقبوضہ ہے (یہ وہ اراضی ہے جو منشی محمد امام دین صاحب نے بذریعہ انتقال ۳۹۲۴ ۲۱ دسمبر ۱۹۳۵ء صدر انجمن کے حق میں ہبہ کی ہوئی ہے) یہ اراضی شہر سیالکوٹ کے مغربی جانب اور آبادی سے قریباً ½ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ شہر سیالکوٹ کی آبادی مغرب کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور تھوڑے عرصہ میں یہ اراضی آبادی کے زیادہ قریب ہو جانے کی وجہ سے بہت قیمتی ہو جانے والی ہے۔ جو صاحب اس وقت یہ زمین خریدینگے وہ فائدہ میں رہیں گے۔ یہ اراضی ہر قسم کے تنازعہ سے پاک ہے۔ ایک صاحب اس کی قیمت مبلغ سو روپے پیش کرتے ہیں۔ اگر کوئی دوست اس زمین کو سو روپے سے زیادہ قیمت پر خریدنے کو طیار ہوں۔ یا سو سے زیادہ قیمت کا خریدار پیدا کر کے دے سکتے ہوں۔ تو ایسے دوستوں کو بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی درخواستیں ۲۵ نومبر ۱۹۳۷ء تک بھجوا دیں۔ ورنہ تاریخ مقررہ کے بعد یہ اراضی فروخت کر دی جائیں گی۔ انشاء اللہ

ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ۔ قادیان

عید مبارک

کی خوشی میں ہمارے کارخانے کے مشہور تحفے عید تک نصف قیمت پر فروخت کئے جائینگے فوراً آرڈر دیکر فائدہ حاصل کریں۔ یہ رعایت صرف عید تک ہے۔

	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	دس روپے	۵ روپے
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ اول	سات روپے	۳½ روپے
فینسی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	چار روپے	۲ روپے
″ ″ ″ درجہ اول	دو روپے	۱ روپے
کلاہ پُرزر پشاوری درجہ خاص و اول	چھ روپے و پانچ روپے	۳ روپے و ۲½ ″
″ ″ ″ و کلاہ سادہ پشاوری فی درجن	۱۸ روپے و ۹ روپے	۹ ″ ۴½ ″
اصلی ریشمی رومال سائز کلاں درجہ خاص و اول فی درجن	۱۲ روپے و ۶ ″	۶ ″ و ۳ ″

ملنے کا پتہ} علی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی پٹکہ پوسٹ بکس ۹۷ لدھیانہ

رمضان المبارک کی خوشی میں خاص رعایت

عرق ماء اللحم عنبری سہ آتشہ

یہ خاص الخاص عرق اعضائے رئیسہ کو قوت دیکر صالح خون کثرت سے پیدا کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں افطاری کے وقت پانچ تولہ عرق ایک پاؤ دودھ میں دو تولہ خالص شہد ڈال کر استعمال فرمائیں۔ اور ایک تولہ حلوا مقوی کھائیں جسمانی کمزوری دور ہو جائے گی۔ اور فرحت و انبساط کی لہریں محسوس ہوں گی۔ عرق ماء اللحم فی بوتل للعہ۔ صرف رمضان میں رعایتی قیمت ہے اور حلوا مقوی عہ میں آدھ سیر

عمدہ اور مجرب ادویہ کے ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

قادیان میں مکان بنانے والوں کیلئے نادر موقع

چوہدری فتح محمد صاحب کی کوٹھی کے قریب دارالانوار اور ریلوے سٹیشن کے درمیان اونچی زمین جو پانی کی زد سے بالکل محفوظ ہے۔ کی پلاٹ بندی نیچے دئے ہوئے نقشہ کے مطابق کی گئی ہے۔ ہر ایک ٹکڑے کا رقبہ شرح اور قیمت درج ہے۔ موقع اراضی نہایت عمدہ ہے۔ اور اردگرد چاروں طرف آبادی ہو چکی ہے۔ کوچے نہایت فراخ تجویز کئے گئے ہیں۔ خواہشمند احباب فوراً درخواستیں معہ قیمت بھیج دیں۔

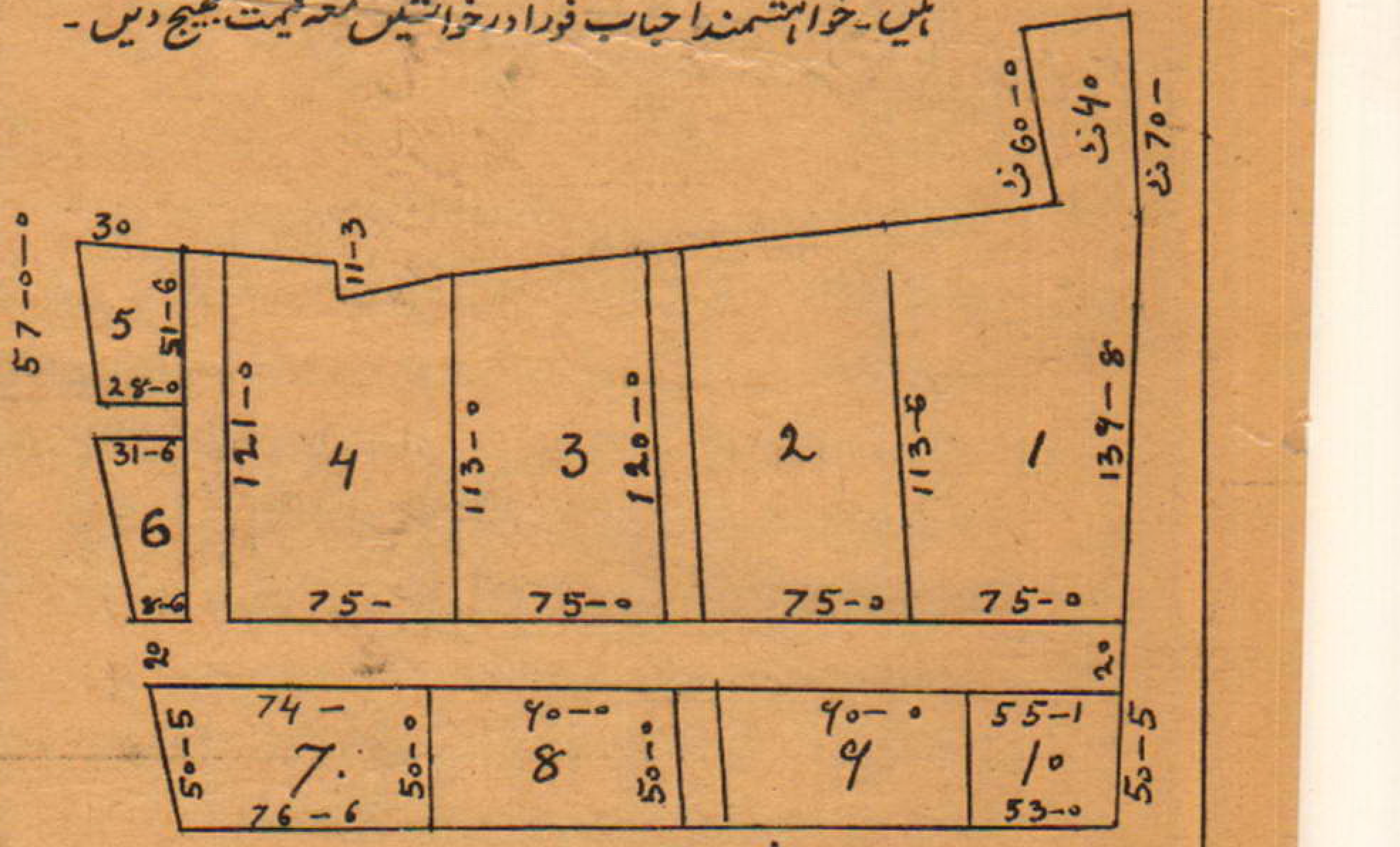

نمبر قطعہ	رقبہ (مربع فٹ سرساہی مرلہ کنال)	شرح فی کنال	قیمت
(۱)	۱۶½-۵-۰۰-۳	۴۰۰/	۱۲۱۲/۹/۳
(۲)	۱۲½-۱-۲-۲	۴۲۵/	۸۹۶/-/۹
(۳)	۱۲½-۴-۱۸-۰۰	″	۸۴۶/۷/۳
(۴)	۰-۶-۱۷-۱	″	۸۰۰/۶/۹
(۵)	۲۳-۲-۷-۰۰	″	۱۵۵/۱۳/۴
(۶)	۰-۶-۶-۰۰	″	۱۵۰/۰/۰

نمبر قطعہ	رقبہ	شرح	قیمت
(۷)	۱۳-۷-۱۷	۴۲۵/	۳۷۸/۱۵/۳
(۸)	۰۰-۰۰-۱	″	۴۲۵/-/-
(۹)	۰۰-۰۰-۱	″	۴۲۵/
فروخت شدہ			
(۱۰)	۰۰-۳-۱۲	۰	۲۶۲/۱/۳

خط و کتابت بمعرفت مینیجر الفضل ہو

جنرل سروس کمپنی قادیان

کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ سامان الیکٹرک خریدیں۔ نلکہ۔ موٹر پمپ الیکٹرک لگوائیں۔ کرایہ پر مکان لینا یا دینا ہو۔ زمین یا مکان خریدنا۔ فروخت کرنا و رہن رکھنا یا رہن لینا چاہتے ہوں۔ تو کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ آپکو اگر اپنی قادیان کی جائیداد کیلئے انتظام کی ضرورت ہو۔ تو کمپنی کے سپرد کریں۔ انشاء اللہ ہر طرح سے کام تسلی بخش ہوگا۔

مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انمول جواہر کوڑیوں کے مول

نادر و نایاب

علمی و روحانی و تبلیغی

خریدیئے پڑھیئے اور فائدہ اٹھائیے

رعایت کی حد ہوگئی

تحفہ

قومی سرمایہ سے قائم شدہ

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

نے گذشتہ سال جس قدر کتب شائع کرنے کا اعلان کیا تھا۔ وہ تنگیٔ وقت اور مینیجر کی اچانک علالت کے باعث وقت پر پوری تعداد میں نہ چھپ سکیں۔ جس کی وجہ سے بہت سے دوست ان کو حاصل کرنے سے محروم رہ گئے تھے۔ اب تو اہشمند احباب کی خاطر اس سال باقی تعداد بھی چھپوائی گئی ہے۔ اور باوجود کاغذ کی گرانی کے قیمت وہی رکھی گئی ہے۔ جس کا پہلے اعلان کیا گیا تھا۔ امید ہے کہ دوست اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلد اول

(صفحات ۴۶۰)

یہ حقایق و معارف کا مجموعہ یقیناً اس قابل ہے۔ کہ دوست اسے دیکھیں اور باغ باغ ہو جاویں۔ اور اس میں جو دلائل حقہ اور علوم روحانیہ بھرے پڑے ہیں۔ ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں۔ اس مجموعہ ملفوظات میں دوستوں کو ہر قسم کے دلائل ملیں گے۔ جن میں حضرت اقدس کے دعویٰ مسیحیت کے دلائل کے علاوہ مختلف موقعوں پر مختلف استعداد اور خیالات کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو حضور انور نے حقائق و معارف بیان فرمائے۔ وہ بھی پڑھنے کو ملیں گے جو کہ پڑھنے والوں کے دل و دماغ کو روشن کر دیں گے۔ پس اس مجموعہ حقائق کو نہ صرف خود پڑھنا چاہئے بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی پڑھوانا چاہئے۔ بلکہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں اس کا درس دیا کریں۔ کیونکہ تزکیہ نفس کے لئے یہ اکسیر اعظم ہے۔ اور باوجودیکہ کاغذ اچھا متوسط درجہ کا۔ لکھائی عمدہ۔ چھپائی اعلےٰ۔ حجم ۴۶۰ صفحہ سائز بڑا۔

مگر اس پر بھی قیمت برائے نام یعنی قسم دوم غیر مجلد ۱۲ ؍ مجلد ایک روپیہ قسم اول مجلد ؎ غیر مجلد ؎

ہمیں توقع ہے۔ کہ اس بہترین روحانی تحفے کو دوست ہاتھوں ہاتھ خریدیں گے۔ کیونکہ اس کی برائے نام قیمت کو دیکھ کر خیال ہے کہ ختم ہونے کے بعد یہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکے گی۔ اور دوستوں کو "تذکرہ" کی طرح اس کے لئے بھی دوسرے ایڈیشن کے لئے صبر آزما انتظار کرنا پڑے گا۔

حضرت سلطان القلم کی

بیس ۲۰ نادر و نایاب کتابیں

حجم ایک ہزار صفحہ — قیمت صرف عہ

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے احباب جماعت کی خاطر بصرف زرِ کثیر مندرجہ ذیل کتابیں بھی نہایت اہتمام سے چھپوائی ہیں جن کا سائز بڑا۔ کاغذ اچھا۔ لکھائی دیدہ زیب۔ چھپائی اعلےٰ۔ ٹائیٹل جاذب نظر۔ اور مجموعی ضخامت ایک ہزار صفحہ۔ لیکن باوجود ان محاسن کے ان چھوٹی بڑی بیس ۲۰ کتابوں کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ رکھی گئی ہے تاکہ دوست اپنے محبوب آقا کا علم کلام آسانی کے ساتھ خرید سکیں اور اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں۔ امید ہے کہ دوست اس نادر موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) اتمام الحجۃ (۲) ضرورت الامام۔ (۳) سراج منیر (۴) استفتاء اردو (۵) تحفۃ الندوۃ (۶) اربعین کامل (۷) ایک غلطی کا ازالہ (۸) تجلیات الٰہیہ (۹) احمدی اور غیر احمدی میں فرق (۱۰) آریہ دھرم (۱۱) ضیاء الحق (۱۲) چشمہ مسیحی (۱۳) حجۃ اللہ (۱۴) نسیم دعوت (۱۵) پیغام صلح (۱۶) کشف الغطاء (۱۷) الانذار (۱۸) النداء من وحی السماء (۱۹) ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی (۲۰) حقیقۃ المہدی

تھوڑی سی تعداد اعلےٰ کاغذ پر بھی چھپوائی گئی ہے۔ جس کی قیمت دو روپیہ آٹھ آنہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر حبیب (صفحات تقریباً ۴۵۰)

یہ حضرت قبلہ مفتی محمد صادق صاحب نے کئی سال کی محنت اور تحقیق کے بعد لکھی ہے۔ جسے **بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان** نے بصرف زر کثیر چھپوایا ہے۔ چونکہ قبلہ مفتی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابی ہیں۔ اور انہیں حضورؑ کے پاس رہنے کا کافی موقعہ ملا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنے مخصوص اور دلربا طرز میں اپنے آقا کے چشمدید حالات قلمبند فرمائے ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ علاوہ اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض مقالات ملفوظات اور تقریریں بھی جمع کی ہیں۔ جو حضور وقتاً فوقتاً اپنی زندگی میں ارشاد فرماتے رہے۔ یہی کیوں۔ بلکہ بہت سے ایسے فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کس کس قسم کی سواری استعمال فرمایا کرتے تھے کس قسم کے ممبر پر کھڑے ہو کر حضورؑ تقریر فرماتے تھے۔ وہ کونسا مکان یا کمرہ تھا۔ جہاں حضورؑ ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے۔

الغرض حضرت قبلہ مفتی صاحب نے بڑی جستجو اور محنت کے ساتھ ان تواریخی چیزوں کے فوٹو مہیا کئے ہیں جنہوں نے کتاب کو اور بھی چار چاند لگا دیئے ہیں جو دوست اپنے محبوب آقا کے حال اور قال سے واقف ہونا چاہتے ہوں۔ اور خدا کے مسیح اور اس کے حواریوں کی پرلطف مجلسوں کے پرکیف قصے سننا چاہتے ہوں۔ اور ذکر حبیبؑ پڑھ کر وصل حبیب کے مزے لینا چاہتے ہوں وہ ضرور بالضرور اس نادر معرکۃ الآرا تصنیف کو خریدیں۔ اس کے پڑھنے سے ایمان میں تازگی۔ دل کو سکینت اور روح کو ایک پرکیف معرفت نصیب ہوگی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ تزکیہ نفس کے خواہشمند اس در بے بہا کو شوق کے ہاتھوں لینگے جس کا کاغذ اعلےٰ لکھائی خوشخط چھپائی عمدہ۔ سرورق دیدہ زیب سولہ فوٹو سائز بڑا ۲۰×۲۶ ضخامت قریباً (۴۵۰) صفحہ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت قسم دوم غیر مجلد ۱۴ر مجلد ایک روپیہ دو آنہ قیمت قسم اعلیٰ مجلد ایکروپیہ آٹھ آنہ غیر مجلد ایک روپیہ دو آنہ۔

تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیح

مصنفہ حضرت قبلہ مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مفتی صاحب نے کئی سال کی محنت تلاش اور تحقیق کے بعد ملک کے دور دراز علاقوں کا سفر کرنے اور سینکڑوں کتابیں پڑھنے کے بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کے متعلق یہ بھی ایک نہایت ہی محققانہ کتاب

"تحقیق جدید متعلقہ قبر مسیح"

لکھی ہے جو ہر ایک علم دوست اور حق پسند شخص کو پڑھنی چاہیئے۔ احباب جماعت اپنے ہاں کے سمجھدار سلیم الطبع اور علم دوست غیر احمدیوں کو یہ تحفہ دیں۔ تو انشاء اللہ تبلیغ کے لئے نہایت مفید اور مؤثر ثابت ہوگی۔

اس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور آپ کی والدہ اور حواریوں کا ہندوستان میں آنا۔ اہل کشمیر کا بنی اسرائیل ہونا۔ کشمیری زبان اور عبرانی زبان کا تطابق پرانی عمارتوں۔ پرانی دستاویزوں۔ پرانی روایتوں اور پرانی کتابوں کی شہادتوں سے روز روشن کی طرح ثابت کیا گیا ہے۔ نیز زمانہ حال کے بھی بہت سے یورپین محققین کی شہادتیں جمع کی گئی ہیں۔ مزید برآں ۵ اعدد عکسی فوٹو بھی لگائے گئے ہیں۔ جس نے کتاب کی خوبصورتی کو اور بھی مزین کر دیا ہے۔ ۱۵ عدد فوٹو کاغذ عمدہ۔ لکھائی چھپائی اعلےٰ حجم ۱۸۰ صفحہ کے باوجود قیمت قسم اول بغیر جلد ۸ر اور مجلد ۱۰ر قسم دوم بغیر جلد ۶ر اور مجلد ۸ر توقع ہے کہ احمدی دوست اس نادر اور بہترین کتاب کے متعدد نسخے خرید کر

اپنے ہاں کے غیر احمدی دوستوں کو تحفۃً دینگے

اور خود بھی پڑھیں گے۔ اور فائدہ اٹھائیں گے۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام (انگریزی)

یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ معرکۃ الآرا مضمون ہے۔ جو مذاہب عالم کانفرنس ویمبلے (لنڈن) کیلئے لکھا گیا۔ اور جسے انگلستان کے سربرآوردہ اصحاب نے پسند کیا تھا۔ پہلے اس کی قیمت تین روپے آٹھ آنہ تھی۔ مگر عام اشاعت کی خاطر معمولی سستا شائع کیا گیا ہے جس کی قیمت صرف ۱۳ر رکھی گئی ہے کتاب مجلد ہے۔ امید ہے کہ اسلام کے شیدائی اور احمدیت کے پروانے حضرت امیر المومنین کے اس ماسٹر آف پیس کی زیادہ سے زیادہ جلدیں خرید کر کثرت سے تقسیم کریں گے۔ اردو کا بھی سستا ایڈیشن چھاپا گیا ہے جس کی قیمت قسم اول کی ۱۱ر اور قسم دوم کی ۹ر رکھی گئی ہے۔

بشارت احمدؐ

اس نئی اور جدید تصنیف میں حیدر آباد کے مشہور معاند سلسلہ پروفیسر الیاس برنی کی کتاب "قادیانی مذہب" کا مکمل مدلل اور مفصل جواب دیا گیا ہے۔ چونکہ برنی صاحب کی کتاب غیر احمدیوں میں متواتر تقسیم کی جا رہی ہے۔ اور احمدیت کے خلاف شبہات پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے احمدیوں کو چاہیئے۔ اس کا جواب **"بشارت احمدؐ"** بھی خرید کر غیر احمدیوں میں بکثرت شائع کریں۔ تاکہ ناواقفوں کو احمدیت کا صحیح رنگ روپ نظر آجائے کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ حجم تقریباً ساڑھے چار صد صفحہ مگر قیمت صرف [illegible]

خاکسار منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۲۳ نومبر۔ اخبار "سٹار آف انڈیا" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کومیلا کالج میں مسلم طلبہ کی عبادت کے لئے چونکہ کوئی خاص جگہ موجود نہیں تھی اس لئے انہوں نے ایک کمرے کے ایک حصہ میں رمضان المبارک میں نماز پڑھنے کے لئے جگہ بنا لی۔ کالج کے طلبہ کی ہندو اکثریت کو مسلم طلباء کا یہ طریق اچھا نہ معلوم ہوا۔ اور انہوں نے اس کی شدید مخالفت کی۔ مسلمان طلباء میں اس سے شدید ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور واقعہ کی اطلاع ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دی گئی بیان کیا جاتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقامی مسلم لیڈروں کو اس معاملہ کے تصفیہ کے لئے کہا۔ اس پر دو مقامی مسلمان لیڈر کالج میں گئے اور انہوں نے مسلم طلبہ سے کہا کہ وہ کالج میں نماز ادا کرنے سے اجتناب کریں۔ کومیلا میں ہندو طلبہ کی ذہنیت اور دو مسلمان لیڈروں کے بزدلانہ فعل سے سخت بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب اور سر چھوٹو رام وزیر ترقیات دو دن ضلع ہوشیارپور کے دیہات میں تقریباً ۲۰۰ میل کا دورہ کر کے گذشتہ رات لاہور پہنچے سر سندر سنگھ مجیٹھیہ وزیر مال بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ایک مقام پر چند کمیونسٹ کارکنوں نے ان کے خلاف مظاہرہ کرنے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن پہلی کوشش کے تجربہ کے بعد آئندہ کوشش ترک کر دی۔

اجمیر ۲۱ نومبر۔ اجمیر میں لارڈ ٹینی سن کی ٹیم راجپوتانہ کی ٹیم سے دو وکٹوں پر شکست کھا گئی ہے۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پنجاب لینڈ ریونیو کمیٹی نے سوالات کی جو فہرست شائع کی تھی۔ اس کے جوابات کے لئے جو میعاد مقرر تھی۔ اسے ۱۰ دسمبر ۳۷ء تک بڑھا دیا گیا ہے۔

راجپورہ شہر ۲۱ نومبر۔ ریاست پٹیالہ کے مشہور ڈاکو گوربخش نامی کے پولیس کے ہاتھوں مارے جانے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ یہ وہی ڈاکو ہے۔ جو جوڈیشل حوالات بسی کی فصیل پھاند کر فرار ہو گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ اب اپنے رشتہ داروں کو ملنے کے لئے موضع بوڑیل تھانہ چنڈی گڑھ میں گیا ہوا تھا۔ اور وہاں ایک کھیت میں مقیم تھا پولیس پتہ ملنے پر وہاں پہنچ گئی اور ڈاکو کے اردگرد گھیرا ڈال لیا۔ دونوں طرف سے فائر شروع ہوئے لیکن گوربخش ڈاکو کے فائر خالی جاتے رہے۔ آخر پولیس کے فائروں نے اثر دکھایا۔ اور ڈاکو مذکور نے وہیں پر دم دے دیا۔

جالندھر ۲۲ نومبر۔ پنجاب آدھرمی اچھوت فیڈریشن کانفرنس کے بارہویں اجلاس میں مسٹر کشن داس ایم۔ ایل۔ اے نے صدارت کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے کانگرس کے اس طرز عمل کی مذمت کی۔ جو اس نے اچھوتوں کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ اور کہا کہ کانگرس بھی اسی راستے پر چل رہی ہے جو جاتی ہندوؤں نے اچھوتوں کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔

سیالکوٹ ۲۱ نومبر۔ مجلس احرار کی موجودہ مسلم کش پالیسی سے بیزار ہو کر سیالکوٹ شہر کے جیشِ احرار نے جس کے ممبروں کی تعداد ۸۵ ہے مجلس احرار سے استعفیٰ دیدیا ہے اور تمام کے تمام مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔

کلکتہ ۲۲ نومبر۔ حکومت بنگال کا اعلان مظہر ہے کہ حکومت بعض نوعیت کے قیدیوں کو ازراہ ترحم ان کی میعاد قید ختم ہونے سے پیشتر رہا کرنے والی ہے۔ یہ رہائی گورنر بنگال کی روانگی کے موقعہ پر عمل میں آئے گی۔

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ فیڈرل کورٹ کا باقاعدہ افتتاح ۶ دسمبر کو ہو گا۔ اس تقریب میں چند صوبوں کے چیف جسٹس اور ایڈووکیٹ جنرل بھی شریک ہونگے۔

وار دھا ۲۲ نومبر۔ گاندھی جی کی صحت کی حالت بہت غیر تسلی بخش ہے۔ آنریبل ڈاکٹر گلڈر وزیر گورنمنٹ بمبئی اور ڈاکٹر جیوراج مہتہ کو بھی بمبئی سے بلایا گیا ہے۔

لاہور ۲۲ نومبر۔ مولوی ظفر علی خان نے موچی دروازہ کے باہر مسلمانوں کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ تمام احراریوں پر مسجد کے دروازے بند کر دینے چاہئیں۔ اور کسی احراری کو اس وقت تک مسجد میں داخل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ جب تک وہ اپنی غلطیوں کی معافی نہ مانگے۔

احمد آباد ۲۱ نومبر۔ گجرات ہریجن سیوک منڈل کی تازہ رپورٹ مظہر ہے کہ ایک سال میں اس نے ۴۱ ہزار روپیہ ہریجن ادھار پر خرچ کیا۔ اور مختلف مقامات پر ۴۸ سکول جاری کئے۔

الہ آباد ۲۲ نومبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر سے ایک اعلان شائع کیا گیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستان کے تمام صوبوں میں سرحد اور برما کو چھوڑ کر کانگرس کے ممبروں کی تعداد ۳۱ لاکھ ۴۳ ہزار ۲۴۹ ہے گذشتہ سال ان ممبروں کی تعداد صرف ۳۱۳۶۱۳ تھی۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ٹوکیو سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انقرہ میں جاپانی سفیر اور وزیر خارجہ ترکی میں ایک تجارتی معاہدہ طے پایا ہے۔ جس کا ۱ دسمبر سے نفاذ ہو گا۔ اس کی رو سے جاپانی پارچات بجائے ۳ ہزار ٹن کے ۴ ہزار ۵ سو ٹن برآمد کئے جائیں گے۔

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ غالباً وائسرائے ہند اس سال کلکتہ ایگزیکٹو کونسل کا اجلاس طلب نہیں کریں گے۔ جب سے ۱۹۱۱ء میں دارالحکومت دہلی میں تبدیل ہوا ہے یہ پہلا موقعہ ہو گا کہ معمول کے خلاف کیا جاوے گا۔ کابینہ کے اجلاس نئی دہلی میں ہونگے۔ جن کی صدارت کے فرائض گورنر جنرل کی غیر حاضری میں کونسل کا سینیئر ممبر سرانجام دے گا۔

نئی دہلی ۲۲ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سلطان مسقط مع اپنے عملہ سمیت دہلی سے بمبئی روانہ ہو گئے روانگی کے وقت آپ کے اعزاز میں ۲۱ توپیں داغی گئیں۔ سر آبرے میٹکاف سیکرٹری امور خارجہ نے حکومت کی طرف سے آپ کو الوداع کہا۔ آپ جاپان، امریکہ، انگلستان اور اٹلی ہوتے ہوئے اپنے ملک واپس چلے جائیں گے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے ملک کے پیٹرول کے ٹھیکے کئی برطانوی فرموں کو دیدیئے ہیں جن سے ہزاروں روپیہ کا منافع انگریزی فرمیں اٹھانے کی امید رکھتی ہیں۔

لنڈن ۲۲ نومبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم جنیوا رقمطراز ہے کہ جرمنی اور جاپان کے نمائندوں کے درمیان ایک خفیہ گفت و شنید جاری ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جاپان کو جرمنی طیارے اور دیگر اسلحہ جنگ بھاری تعداد میں بھیجا جائے گے

رسالہ
محشر خیال دہلی
کا
نمونہ مفت منگا کر خریدار
ہو جائیے مفت نمونہ طلب
کرنے کے لئے
محشر خیال دہلی پتہ
کافی ہے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی